

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

[منہما]

ان کی (گمراہیوں کا) زمانہ بڑھتا ہی رہا، تاکہ وہ اپنی رسائیوں کی تکمیل اور سختیوں کا استحقاق پیدا کر لیں۔ یہاں تک کہ جب وہ مدت ختم ہونے کے قریب آگئی اور ایک (فتنه انگیز) جماعت فتنوں کا سہارا لے کر بڑھی اور جنگ کی تحریک پاشیوں کیلئے کھڑی ہو گئی تو اس وقت (ایمان لانے والے) اپنے صبر و شکیب سے اللہ پر احسان نہیں جاتے تھے اور نہ حق کی راہ میں جان دینا کوئی بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ جب حکم قضائی مصیبت کا زمانہ ختم کر دیا تو انہوں نے بصیرت کے ساتھ تلواریں اٹھالیں اور اپنے ہادی کے حکم سے اپنے رب کے احکام کی اطاعت کرنے لگے اور جب اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا تو ایک گروہ اٹھے پیروں پلٹ گیا اور گمراہی کی راہوں نے اسے تباہ و بر باد کر دیا اور وہ اپنے غلط سلط عقیدوں پر بھروسہ کر بیٹھا، (قریبیوں کو چھوڑ کر) بیگانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے لگا اور جن (ہدایت کے) وسیلوں سے اسے مودت کا حکم دیا گیا تھا انہیں چھوڑ بیٹھا اور (خلافت کو) اس کی مضبوط بنیادوں سے ہٹا کر وہاں نصب کر دیا جو اس کی جگہ نہ تھی۔ یہی تو گناہوں کے مخزن اور گمراہی میں بھکنے والوں کا دروازہ ہیں۔ وہ حیرت و پریشانی میں سرگردان اور آل فرعون کی طرح گمراہی کے نشہ میں مدھوش پڑے تھے۔ کچھ تو آخرت سے کٹ کر دنیا کی طرف متوجہ تھے اور کچھ حق سے منہ موڑ کر دین چھوڑ چکے تھے۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۲۹)

میں اللہ کی حمد و شکر کرتا ہوں اور ان چیزوں کیلئے اس سے مدد مانگتا ہوں کہ جو شیطان کو راندہ اور دور کرنے والی اور اس کے پھندوں اور ہتھکنڈوں سے اپنی پناہ میں رکھنے والی ہیں۔

وَ طَالَ الْأَمْدُ بِهِمْ لِيَسْتَكْمِلُوا الْجِزْءَ،  
وَ يَسْتَوْجِبُوا لِغَيْرِهِ، حَتَّىٰ إِذَا احْلَوَ لَقْ  
الْأَجْلُ، وَ اسْتَرَاحَ قَوْمٌ إِلَى الْفِتَنِ، وَ أَشَالُوا  
عَنْ لَقَاحِ حَرْبِهِمْ، لَمْ يَمْنُوا عَلَى اللَّهِ  
بِالصَّابِرِ، وَ لَمْ يَسْتَعْظِمُوا بِذُلْلِ أَنْفُسِهِمْ فِي  
الْحَقِّ، حَتَّىٰ إِذَا وَافَقَ وَارِدُ الْقَضَاءِ انْقِطَاعَ  
مُدَّةِ الْبَلَاءِ، حَمَلُوا بَصَائِرَهُمْ عَلَى  
أَسْيَاءِهِمْ، وَ دَانُوا لِرَبِّهِمْ بِإِمْرٍ وَ اعْظِمَهُمْ،  
حَتَّىٰ إِذَا قَبَضَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ رَجَعَ قَوْمٌ  
عَلَى الْأَعْقَابِ، وَ غَالَتُهُمُ السُّبُلُ، وَ اتَّكَلُوا  
عَلَى الْوَلَائِيجِ، وَ وَصَلُوا غَيْرُ الرَّحِيمِ، وَ هَجَرُوا  
السَّبَبَ الَّذِي أَمْرُوا بِيَوْدَتِهِ، وَ نَقْلُوا  
الْبُنَاءَ عَنْ رَصِّ اسَاسِهِ، فَبَنَتُوهُ فِي غَيْرِ  
مَوْضِعِهِ، مَعَادِنُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَّ أَبْوَابُ كُلِّ  
ضَارِبٍ فِي غَمْرَةٍ، قَدْ مَارُوا فِي الْحَمِيَّةِ، وَ  
ذَهَلُوا فِي السَّكُرَةِ، عَلَى سُنَّةِ مَنْ أَلِ فِرْعَوْنَ:  
مِنْ مُنْقَطِعٍ إِلَى الدُّنْيَا رَاكِنٍ، أَوْ مُفَارِقٍ  
لِلَّدِيْنِ مُبَايِنٍ.

-----☆☆-----

(۱۴۹) وَمِنْ خُلُبَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَ أَحْمَدُ اللَّهُ وَ أَسْتَعِينُهُ عَلَى مَدَارِ  
الشَّيْطِينِ وَ مَرَاجِرِهِ، وَ الْإِعْتِصَامُ مِنْ  
حَبَائِلِهِ وَ مَخَاتِلِهِ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے عبد و رسول اور منتخب و برگزیدہ ہیں۔ نہ ان کے فضل و کمال کی برابری اور نہ ان کے اٹھ جانے کی تلافی ہو سکتی ہے۔ تاریک گمراہیوں اور بھرپور جہالتوں اور سخت و درشت (خصلتوں) کے بعد شہروں (کے شہر) ان کی وجہ سے روشن و منور ہو گئے، جبکہ لوگ حلال کو حرام اور مرد زیر ک و دانا کو ذیل سمجھتے تھے۔ نبیوں سے خالی زمانہ میں جیتے تھے اور گمراہی کی حالت میں مر جاتے تھے۔

پھر یہ کہاے گروہ عرب! تم ایسی ابتاؤں کا نشانہ بننے والے ہو کر جو قریب پہنچ چکی ہیں۔ عیش و تنعم کی بد مستیوں سے بچو اور عذاب کی تباہ کاریوں سے ڈرو۔ شبہات کے دھنڈکوں اور فتنے کی کجردیوں میں اپنے قدموں کو روک لو، جبکہ اس کا چھپا ہوا خدا شر اٹھائے اور مخفی اندیشه سامنے آجائے اور اس کا کھونٹا مضبوط ہو جائے۔ فتنے ہمیشہ چھپے ہوئے راستوں سے ظاہر ہوا کرتے ہیں اور انجام کاران کی کھلم کھلا برائیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور ان کی اٹھان ایسی ہوتی ہے جیسے نو خیز بچے کی اور ان کے نشانات ایسے ہوتے ہیں جیسے پتھر (کی چوٹوں) کے۔ ظالم آپس کے عہدو پیمان سے اس کے وارث ہوتے چلے آتے ہیں۔ اگلا چھپلے کارہنمہ اور بچھلا لگلے کا پیرو ہوتا ہے۔ وہ اسی رذیل دنیا پر مر مٹتے ہیں اور اس سڑے ہوئے مردار پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ جلد ہی پیرو کاراپنے پیشو و رہنماؤں سے اظہار بیزاری کریں گے اور ایک دوسرے کی دشمنی کے ساتھ علیحدگی اختیار کر لیں گے اور سامنے ہونے پر ایک دوسرے کو لعنت کریں گے۔

اس دور کے بعد ایک فتنہ ایسا آئے گا جو امن و سلامتی کوتہ و بالا کرنے والا اور تباہی مچانے والا اور خلق خدا پر سختی کے ساتھ حملہ آور ہو گا

وَ أَشَهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدًا وَ رَسُولًا، وَ نَجِيْبَةَ وَ صَفْوَتَةَ، لَا يُؤَاذِي فَضْلَةَ، وَ لَا يُجْبِرُ فَقْدَةَ، أَضَاءَتْ بِهِ الْبِلَادُ بَعْدَ الْضَّلَالَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَ الْجَهَالَةِ الْغَالِبَةِ، وَ الْجَفْوَةِ الْجَافِيَةِ، وَ النَّاسُ يَسْتَحِلُونَ الْحَرِيمَةَ، وَ يَسْتَنِلُونَ الْحَكِيمَ، يَحْيَوْنَ عَلَى فَتْرَةِ، وَ يَمْوُتُونَ عَلَى كَفْرَةِ!

ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ! أَغْرَاصُ بَلَادِيَا قَدِ اقْتَرَبَتْ، فَاقْتَقَرُوا سَكَرَاتِ النِّعَمَةِ، وَ احْدَرُوا بَوَاعِقَ النِّقَمَةِ، وَ تَشَبَّثُوا فِي قَتَامِ الْعَشْوَةِ، وَ اعْوِجَاجِ الْفِتْنَةِ عِنْدَ طَلْوَعِ جَنِينِهَا، وَ ظَهُورِ كَبِينِهَا، وَ انتِصَابِ قُطْبِهَا، وَ مَدَارِ رَحَاهَا. تَبَدَّأُ فِي مَدَارِجِ خَفَيَّةِ، وَ تَؤُولُ إِلَى فَظَاعَةِ جَلِيلَةِ، شَبَابُهَا كَشِبَابِ الْغَلَامِ، وَ أَثَارُهَا كَأَثَارِ السِّلَامِ، تَنَوَّرَثُهَا الظَّلَمَةُ بِالْعَهُودِ! أَوَلَهُمْ قَائِدٌ لِأَخْرِهِمْ، وَ أَخْرُهُمْ مُقْتَدٍ بِأَوْلَاهُمْ، يَتَنَافَسُونَ فِي دُنْيَا دَنِيَّةِ، وَ يَتَكَالَّبُونَ عَلَى جِيفَةِ مُرِيْحَةِ، وَ عَنْ قَلِيلٍ يَتَبَرَّأُ التَّابِعُ مِنَ الْمُتَبَعِ، وَ الْقَائِدُ مِنَ الْمُقْتُودِ، فَيَتَنَزَّأُ إِلَيْنَاهُ بِالْبُخْضَاءِ، وَ يَتَلَّا عَنْهُنَّ عِنْدَ الْلِقَاءِ.

ثُمَّ يَأْتِيَ بَعْدَ ذَلِكَ طَالِعُ الْفِتْنَةِ الرَّجُوفِ، وَ الْقَاصِيَةِ الرَّحُوفِ، فَتَنْزِيغُ

تو بہت سے دل ٹھہراؤ کے بعد ڈانواں ڈول اور بہت سے لوگ (ایمان کی) سلامتی کے بعد گمراہ ہو جائیں گے۔ اس کے حملہ آور ہونے کے وقت خواہشیں بٹ جائیں گی اور اس کے ابھرنے کے وقت رائیں مشتبہ ہو جائیں گی۔ جو اس فتنہ کی طرف جھک کر دیکھے گا وہ اسے تباہ کر دے گا اور جو اس میں سعی کو شک کرے گا اسے جڑبندیاد سے اکھیر دے گا اور آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح کاٹنے لگیں گے جس طرح حشی گدھے اپنی بھیڑ میں ایک دوسرے کو دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ اسلام کی ہٹی ہوتی رسی کے بل کھل جائیں گے، صحیح طریق کا رچھپ جائے گا، حکمت کا پانی خشک ہو جائے گا اور ظالموں کی زبان کھل جائے گی۔ وہ فتنہ بادیہ نشینوں کو اپنے ہتھوڑوں سے کچل دے گا اور اپنے سینہ سے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ اس کے گرد و غبار میں اکیلے دو کیلے تباہ و بر باد ہو جائیں گے اور سوراں کی راہوں میں ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ حکم الٰہی کی تختیاں لے کر آئے گا اور (دو دھکے بجائے) خالص خون دوہے گا۔ دین کے میناروں کو ڈھادے گا اور یقین کے اصولوں کو توڑ دے گا۔ عالمدار اس سے بھاگیں گے اور شرپسند اس کے کرتا دھرتا ہوں گے۔ وہ گرجنے اور چکنے والا ہو گا اور پورے زوروں کے ساتھ سامنے آئے گا۔ سب رشتے ناطے اس میں توڑ دیئے جائیں گے اور اسلام سے علیحدگی اختیار کر لی جائے گی۔ اس سے الگ تھلک رہنے والا بھی اس میں مبتلا ہو جائے گا اور اس سے نکل بھاگنے والا بھی اپنے قدم اس سے باہر نکال سکے گا۔

[ای خطبہ کا ایک جزیہ ہے (جس میں ایمان والوں کی حالت کا ذکر ہے)]  
کچھ تو ان میں سے شہید ہوں گے کہ جن کا بدلہ نہ لیا جاسکے گا اور کچھ خوف زدہ ہوں گے جو اپنے لئے پناہ ڈھونڈتے پھریں گے۔ انہیں

فُلُوبٌ بَعْدَ اسْتِقَامَةٍ، وَ تَضِيلٌ رِّجَالٌ بَعْدَ سَلَامَةً، وَ تَخْتِلْفُ الْأُهْوَاءُ عِنْدَ هُجُومَهَا، وَ تَلْتَبِيسُ الْأَرَاءُ عِنْدَ نُجُومَهَا، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا قَصَمَتْهُ، وَ مَنْ سَعَى فِيهَا حَطَمَتْهُ، يَتَكَادُمُونَ فِيهَا تَكَادُمَ الْحُمْرِ فِي الْعَانَةِ! قَدِ اضْطَرَبَ مَعْقُودُ الْحَبْلِ، وَ عَيَّنَ وَجْهُ الْأَمْرِ، تَغْيِيْضُ فِيهَا الْحِكْمَةُ، وَ تَنْطِقُ فِيهَا الظَّلَمَةُ، وَ تَدْقُ أَهْلَ الْبُدُوِيِّ بِسُسَحِلَاهَا، وَ تَرْضُهُمْ بِكَلَكِلَاهَا! يَضْيَعُ فِي غُبَارِهَا الْوُحْدَانُ، وَ يَهْلِكُ فِي طَرِيقَهَا الرُّكْبَانُ، تَرِدُ بِمُرِّ الْقَضَاءِ، وَ تَحْلُبُ عَيْنِطَ الدِّمَاءِ، وَ تَثْلِيمُ مَنَارَ الدِّينِ، وَ تَنْقُضُ عَقْدَ الْيَقِيْنِ، تَهْرُبُ مِنْهَا الْأَكْيَاسُ، وَ تُدَبِّرُهَا الْأَرْجَاسُ، مِرْعَادٌ مِّبْرَاقٌ، كَاشِفَةٌ عَنْ سَاقٍ! تُقْطِعُ فِيهَا الْأَرْحَامُ، وَ يُفَارِقُ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ! بَرِيْهَا سَقِيْمُ، وَ ظَاعِنْهَا مُقِيْمٌ!

[منہما]

بَيْنَ قَتِيلٍ مَّظْلُولٍ، وَ حَآئِفٍ مُّسْتَجِيْرٍ، يُخْتَلُونَ بِعَقْدِ الْأَيْمَانِ وَ بِغُرُورِ الْأَيْمَانِ،

قسموں اور (ظاہری) ایمان کی فریب کاریوں سے دھوکا دیا جائے گا۔ تم فتنوں کی طرف راہ دکھانے والے نشان اور بدعتوں کے سربراہ نہ بنو۔ تم (ایمان والی) جماعت کے اصولوں اور ان کی عبادت و اطاعت کے طور طریقوں پر مجھے رہو۔ اللہ کے پاس مظلوم بن کرجا و ظالم بن کر نہ جاؤ۔ شیطان کی راہوں اور تمرد و سرکشی کے مقاموں سے بچو۔ اپنے پیٹ میں حرام کے لئے نہ ڈالو۔ اس لئے کہ تم اس کی نظرؤں کے سامنے ہوجس نے معصیت و خطا کو تمہارے لئے حرام کیا ہے اور اطاعت کی راہیں آسان کر دی ہیں۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۵۰)

تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے کہ جو خلق (کائنات سے) اپنے وجود کا اور پیدا شدہ مخلوقات سے اپنے قدیم و ازلی ہونے کا اور ان کی باہمی شبہت سے اپنے بے نظیر ہونے کا پتہ دینے والا ہے۔ نہ حواس اسے چھو سکتے ہیں اور نہ پردے اسے چھپا سکتے ہیں۔ چونکہ بنانے والے اور بننے والے، لگیرنے والے اور گھرنے والے، پالنے والے اور پرورش پانے والے میں فرق ہوتا ہے۔

وہ ایک ہے لیکن نہ ویسا کہ جو شمار میں آئے، وہ پیدا کرنے والا ہے لیکن نہ اس معنی سے کہ اسے حرکت کرنا اور تعجب اٹھانا پڑے، وہ سننے والا ہے لیکن نہ کسی عضو کے ذریعہ سے اور دیکھنے والا ہے، لیکن نہ اس طرح کہ چھوا جاسکے، وہ جدا ہے نہ اس طرح کہ بقیٰ میں فاصلہ کی دوری ہو۔ وہ ظاہر بظاہر ہے مگر آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ وہ ذاتا پوشیدہ ہے نہ لطافت جسمانی کی بنابر۔

فَلَا تَكُونُوا أَنْصَابَ الْفِتَنِ، وَأَعْلَامَ الْبَدْعِ،  
وَالرُّمُؤَا مَا عَقِدَ عَلَيْهِ حَبْلُ الْجَمَائِعِ، وَ  
بُنِيَّتُ عَلَيْهِ أَرْكَانُ الطَّاعَةِ، وَ اقْدَمُوا عَلَى  
اللَّهِ مَظْلُومِينَ، وَ لَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ طَالِبِيْنَ،  
وَ اتَّقُوا مَدَارِجَ الشَّيْطَنِ وَ مَهَابِطَ  
الْعُدُوانِ، وَ لَا تُدْخِلُوا بُطُونَكُمْ لُعْنَتَ  
الْحَرَامِ، فَإِنَّكُمْ بِعِيْنِ مَنْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ  
الْبَعِيْبَةَ، وَ سَهَّلَ لَكُمْ سُبْلَ الطَّاعَةِ.

-----☆☆-----

### (۱۵۰) وَمِنْ خُلْكَلِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الدَّالِّ عَلَى وُجُودِهِ بِخَلْقِهِ  
وَبِمُحْدَثِ خَلْقِهِ عَلَى أَرْزِيلَيْتِهِ، وَبِاَشْتِبَاهِهِمْ  
عَلَى أَنْ لَا شَبَهَ لَهُ۔ لَا تَسْتَلِمُهُ الْمَشَاعِرُ،  
وَ لَا تَحْجُبُهُ السَّوَاتِرُ، لِإِفْرَاقِ  
الصَّانِعِ وَ الْمَصْنُوعِ، وَ الْحَادِ وَ الْمَحْدُودُ، وَ  
الرَّبِّ وَ الْمَرْبُوبِ۔

الْأَحَدِ لَا بِتَأْوِيلٍ عَدِّ، وَ الْخَالِقِ  
لَا بِمَعْنَى حَرَكَةٍ وَ نَصَبٍ،  
وَ السَّمِيعِ لَا بِأَدَاءٍ، وَ الْبَصِيرِ  
لَا بِتَفْرِيقِ أَلَّةٍ، وَ الشَّاهِدِ  
لَا بِمِمَائِسَةٍ، وَ الْبَائِنِ لَا بِتَرَاجِنِ  
مَسَافَةٍ، وَ الظَّاهِرِ لَا بِرُؤْيَةٍ،  
وَ الْبَاطِنِ لَا بِلَكَافَةٍ۔